بسم اللہ الرحمن الرحیم

آغازِ سخن

قادیانیت کی روز افزوں سرگرمیوں کی وجہ سے پاکستان کو جن خطرات کا سامنا ہے، پچھلے شمارہ میں ہم نے اس پر مختصراً روشنی ڈالی تھی۔ نہ صرف پاکستان بلکہ پورے عالمِ اسلام میں ملتِ مسلمہ مرزائی سازشوں اور کوششوں کی وجہ سے افتراق و انتشار کی آماجگاہ بنی ہوئی ہے۔ ایک مستقل تحریک، مستقل مذہب، مستقل تشخص کی بناء پر اور پھر اپنے ماننے والوں کے سوا پورے عالمِ اسلام کو قطعی کافر، ملحد اور جہنمی سمجھنے کی وجہ سے، وقت کی اولین ضرورت ہے کہ اسے مسلمانوں سے قطعی الگ ایک اقلیتی فرقہ قرار دیدیا جائے اور ہر اسلامی ملک کے آئین میں ایک الگ واضح غیر مبہم تشخص اور تعریف کی جائے یہ مسئلہ پورے پاکستان بلکہ پورے عالمِ اسلام، سربراہانِ اسلام اور دنیا کے تمام دینی اداروں اور افراد کے غور و فکر کا محتاج ہے۔ اور عالمی سطح پر مسلمانوں کو اس شجرۂ خبیثہ کے بارے میں فوری اقدامات کرنے ہیں جسکی وجہ سے افریقہ کے دور دراز کے ریگستانوں، عرب کے صحراؤں اور یورپ کے سبزہ زاروں میں مسلمان کود کود کر آگ کی بھٹی میں جا رہے ہیں۔ یا پھر تبلیغ اور دعوتِ اسلام کی ستھری اور پُرفریب دامِ زریں میں آکر اسلام کے متلاشی ایک کفر سے نکل کر دوسرے کفر میں پھنس جاتے ہیں۔ اس میں ہماری کوتاہ دستیوں اور بے ہمتیوں کا جتنا حصہ ہے وہ بھی ڈھکی چھپی بات نہیں، لیکن بہرحال وقت کا اہم ترین تقاضا ہے کہ نہ صرف پاکستان کی سطح پر بلکہ پورا عالمِ اسلام اپنے اپنے دائرہ میں اور اپنے دائرہ سے باہر یورپ اور غیر مسلم ممالک افریقہ وغیرہ میں قادیانیت کے تعاقب اور لوگوں کو اس کی حقیقت سے باخبر کرنے کی ذمہ داری سنبھالے۔ پھر پاکستان، جو ایک عظیم اسلامی ریاست ہونے کی وجہ سے غیر مسلم اقوام بشمول اسرائیل و یورپ کے عزائمِ خبیثہ کا خاص مرکز بنا ہوا ہے۔ اور قادیانیت ہی ان اقوام کی آلۂ کار بن رہی ہے۔ اس لئے لازمی ہے کہ اس کے خلاف نہایت مؤثر اقدام کرتے ہوئے قادیانیوں کو قطعی کافر قرار دیکر اسے اقلیت قرار

دے دیا جائے۔ اس کی دعوتی اور تبلیغی اور در پردہ نیم فوجی قسم کی تنظیموں اور سیاسی قسم کے مشاغل پہ پابندی لگادی جائے۔ مرزائیوں کو تمام اہم مناصب بالخصوص فوج کی کلیدی آسامیوں سے الگ کر دیا جائے۔ کہ نہ تو وہ جہاد کے اہل ہیں نہ اسے جائز سمجھتے ہیں، نہ مسلمانوں کو مسلمان، اور نہ پاکستان کو ایک اسلامی ریاست۔ اس طرح بحیثیت ایک مسلمان مملکت کے ضروری ہے کہ عالم اسلام کے تمام ذمہ داروں اور سربراہوں کو قادیانیت کی حقیقت سے آگاہ کر دیا جائے اور جہاں جہاں اس کے مشن کام کر رہے ہیں، اسکی تحقیق کی جائے۔ اسلامی ممالک کے سفراء کا بھی بحیثیت مسلمان فرض ہے کہ قادیانیت کے بارہ میں پوری معلومات سے اپنے اپنے ممالک کو آگاہ کر دیں۔

اس ضمن میں یہ بات نہایت ضروری ہے کہ پاکستان سے اسلامی ممالک لیبیا، قطر وغیرہ کے لئے جن پاکستانیوں کی بھرتی کی جاتی ہے۔ ان کے بارہ میں پوری تحقیق اور تسلی کرائی جائے کہ کیا "مسلمان" کے روپ میں کوئی غیر مسلم قادیانی تو ملازمت کے سہارے جا کر ان ممالک کو قادیانی ریشہ دوانیوں کا مرکز نہیں بنائے گا۔ کیونکہ ایسے لوگوں کی اہم اور اولین ڈیوٹی یہی ہوتی ہے۔

پاکستان میں جو اسلامی ادارے، انجمنیں اور ختم نبوت سے دلچسپی رکھنے والے ذمہ دار علماء حضرات ہیں، انہیں اس سلسلہ میں ان سفارتخانوں کو ضروری معلومات سے آگاہ کرنا چاہیئے۔ اسی طرح ان ممالک میں جانے والے جن حضرات کے مرزائی ہونے کا علم ہو جائے اس سے بھی اپنا فرض دینی ادا کرتے ہوئے حکومت پاکستان اور متعلقہ سفارتخانوں کو بر وقت آگاہ کرنا چاہیئے۔ الغرض ملک کی سالمیت کا نہایت اہم تقاضا ہے۔ کہ مرزائیت کو اپنے غور و فکر اور جد و جہد کا نشانہ بنا دیا جائے۔ اسی میں ملک و ملت کی فلاح ہے، اسی میں آقائے ختم المرسلین کی خوشنودگی ہے۔ اور یہی خداوند کریم کی رحمتوں کا ذریعہ ہے۔

★

اس ضمن میں حکومت صوبہ سرحد پر ایک خاص ذمہ داری عائد ہوتی ہے۔ اب جبکہ